DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ
Darulifta Sharia In Business

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ والمالیۃ
شریعہ ان بزنس، الفلاح ٹاؤن، صادق آباد
ضلع رحیم یار خان، پاکستان

استفتاء

شادی کے بعد عورت کا اپنے نام کے ساتھ والد کا نام بدل کر شوہر کا نام لکھنا کیسا ہے؟ سنا ہے یہ غیر شرعی ہے۔

مستفتی: عبدالحسیب

الجواب باسم ملهم الصواب

قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں نسب کی تبدیلی کے بارے میں جو وعیدات آئی ہیں، ان کا مصداق اپنے آپ کو حقیقی والد کے بجائے غیر کی طرف منسوب کرنے کے بارے ہیں، جبکہ عورت کا شادی کے بعد اپنے نام کے ساتھ اپنے شوہر کا لگانا اس لیے نہیں ہوتا کہ وہ اپنی ولدیت تبدیل کر رہی ہے اور اپنے آپ کو کسی اور کی بیٹی ثابت کر رہی ہے، یہ بات تو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی، چونکہ عام طور پر شادی سے پہلے والد کا نام اور شادی کے بعد شوہر کا نام بطورِ تعارف لکھتے ہیں اور تعارف کا باب بہت وسیع ہے، تعارف کبھی آقا کے ذریعے ہوتا ہے جیسے عکرمہ مولی ابن عباس، کبھی حرف (پیشہ) سے ہوتا ہے جیسے غزالی (کاتنے والا) اور کبھی زوجیت کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ایک جگہ "امراۃ نوح (نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی) امراۃ لوط (لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی) اور دوسری جگہ " امراۃ فرعون (فرعون کی بیوی) آیا ہے۔ اسی طرح بخاری اور مسلم شریف کی روایت ہے ک سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جاءت زينب امرأة ابن مسعود تستأذن عليه فقيل يا رسول الله هذه زينب فقال أي الزيانب فقيل امرأة ابن مسعود قال نعم ائذنوا لها.... صحيح البخاري: (120/2)

ترجمہ: زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما آئیں اور اجازت طلب کی، کہا گیا: یا رسول اللہ! زینب آئی ہیں، آپ ﷺ نے نے پوچھا: کونسی زینت؟ عرض کیا گیا: زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما، فرمایا: ہاں اسے آنے کی اجازت دے دو۔

لہذا مذکورہ دلائل کی روشنی میں عورت کا بطورِ تعارف اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

دارالافتاء
فتوی نمبر ۳۳/۹
مورخہ ۳۹/۱۱/۹ھ
للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

Scanned by CamScanner

كمافي صحيح البخاري:(120/2)

جاءت زينب امرأة ابن مسعود تستأذن عليه فقيل يا رسول الله هذه زينب فقال أي الزيانب فقيل امرأة ابن مسعود قال نعم ائذنوا لها....

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

8/ذوالقعدہ1439ھ بمطابق22/جولائی2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۹/۱۱/۱۴۳۹ھ

مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح
عفی عنہ
۱۴۳۹/۱۱/۰۸ھ

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ

نائب مفتی

دستخط

نائب مفتی

دار الافتاء
فتوی نمبر 33/9
مورخہ ۱۴۳۹/۱۱/۹ھ

نوٹ: ۱۔ یہ جواب سوال کے مطابق ہے، صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔
۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner